فنگول کا غار Fingal's Cave

آئر لینڈ کی لوک داستان کے مطابق اگر دیو نے آئر لینڈ اور سکاٹ لینڈ کو جوڑنے کیلیئے اس شاہراہ کو تعمیر کیا تھا۔تو سوال اٹھتا ہے کہ پھر کیا اسکاٹ لینڈ میں بھی اِس شاہراہ کا حصہ پایا جاتا ہے۔تو اس کا جواب ہاں میں ہے۔اسکاٹ لینڈ کے مغربی ساحل پر سٹافا Staffa نامی ایک جزیرہ ہے۔سٹافا کا مطلب ''ستونوں کا جزیرہ'' ہے اور واقعی یہاں ایسے ستون پائے جاتے ہیں جو آئر لینڈ میں پائے جانے والے ستونوں سے ملتے جلتے ہیں۔سکاٹ لینڈ کے دیو ہیکل بینن ڈونر کو فنگول کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔سٹافا کے جزیرے پر ستونوں سے بنے چٹان میں ایک غار ہے جسے ''فنگول کا غار Fingal'sCave کہتے ہیں۔اِس غار میں سمندر کی لہروں کے ٹوٹنے کی آواز نے جرمنی کے ایک کمپوزر کو اتنا متاثر کِیا تھا کہ سن 1832 میں اُس نے ایک سُر ترتیب دیا جسے ''فنگول کا غار'' کا نام دیا گیا۔

اب سوال اٹھتا ہے کہ یہ ستون وجود میں کیسے آئے؟ آیا کیا واقعی کبھی آئر لینڈ پر دیو ہیکل بستے تھے؟ بعض سائنسدان اس کی یہ توجیح پیش کرتے ہیں کہ شمالی آئر لینڈ کی زمین کے نیچے چونے کے پتھروں کی ایک تہہ پائی جاتی ہے۔پرانے زمانے میں آتش فشانی عمل کی وجہ سے چونے کے پتھر میں شگافوں سے لاوا اُگلنے لگا۔لاوا کا درجہ حرارت ایک ہزار ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ تھا۔جب یہ زمین کی سطح تک پہنچا تو اس نے ٹھنڈا ہو کر پتھر کا روپ اختیار کر لیا۔

لیکن اس لاوے نے ستونوں کی شکل کیوں اختیار کر لی؟ اس کے متعلق ریسرچرز کہتے ہیں کہ مختلف قسم کے لاوے Magma میں جو کیمیائی عناصر پائے جاتے ہیں اِنکے مطابق لاوا کئی قسم کے پتھروں Molten rock کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔شاہراہ کے ستون جس پتھر سے بنے ہوئے ہیں اُسے بسالٹ basalt کہتے ہیں۔جب لاوا ٹھنڈا ہونے لگا تو اس میں موجود کیمیائی عناصر کی وجہ سے پتھر میں نیا شگاف پڑنے لگے۔جیسے جیسے لاوا ٹھنڈا ہوتا گیا یہ شگاف ستونوں کی شکل اختیار کرنے لگے۔

ایسے ستون صرف آئر لینڈ اور اسکاٹ لینڈ میں ہی نہیں پائے جاتے۔لیکن دوسرے ممالک میں جن علاقوں میں یہ ستون پائے جاتے ہیں وہاں اُنکو قریب سے دیکھنا آسان نہیں۔صرف آئر لینڈ کی شاہراہ کے چھ کونیا ستون بہت اچھی حالت میں ہیں۔اور وہ ایک ایسی جگہ واقع ہیں جہاں ان تک آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے۔